

بورصی کاگی

مشی پریم چند

ولادت: 1880ء ☆ وفات: 1936ء



تعارف ان کا اصل نام وہنپت رائے تھا لیکن ادبی دنیا میں مشی پریم چند کے نام سے مشہور ہوئے۔ مشی پریم چند ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ والدزادک خانے میں لکر ک تھے۔ مشی پریم چند نے ایک مولوی صاحب سے فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کی۔ میڑک کے بعد پر انگریزی اسکول میں استاد ہو گئے۔ ان کی باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز 1901ء سے ہوا جب انہوں نے رسالہ "زمانہ" کے لئے مضامین لکھے۔ اول اول مختصر افسانے لکھے اور پھر ناول، لیکن مختصر افسانہ نویسی کی طرح ناول نگاری میں بھی ان کے قلم نے چار چاند لگادیئے۔ انہوں نے ناول اور افسانوں کے علاوہ چند ڈرامے بھی یادگار چھوڑے ہیں۔

تصانیف پریم بنتی، پریم بھی، پریم چالیسی، سوزوطن، زادراہ، واردات اور چوگان ہستی ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ انہوں نے کل 29 ناول تحریر کئے۔

طرز تحریر کی خصوصیات

حقیقت نگاری مشی پریم چند اردو مختصر افسانے کے خالق ہی نہیں بلکہ اردو افسانوں میں حقیقت نگاری کی ابتداء بھی ان ہی کے ہاتھوں ہوئی۔ مشی پریم چند کے یہاں زندگی کا صحیح احساس موجود ہے۔ وہ سماجی حالات کا شعور رکھتے ہیں۔

سماجی زندگی کی عکاسی مشی پریم چند نے کارزاری حیات کے طوفان کو دیکھا اور زندگی کے تجربات سے اپنی جھولیاں بھر لیں اور ان ہی تجربات کو سنوار کر اپنے افسانوں میں پیش کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں میں ہندوستان کی سماجی زندگی کی عکاسی ملتی ہے۔

عوامی مسائل کی ترجمانی مشی پریم چند نے اپنے دور کے ان پہلوؤں کی ترجمانی کی ہو غلامی پر آزادی کو، فلامت پرنسپی پر اصلاح کو اور تنگ نظری پر بلند نگلبی کو ترجیح دیتے ہیں۔ مشی پریم چند پہلے ادیب ہیں جنہوں نے عوام کے دیکھتے ہوں پر ہمدردھا دراپے اساؤں سے دریئے جوانی مسائل کا صلیب پیش نیا۔ انہوں نے غریب عوام کے مقابلے میں دوسرے طبقات کا پردہ چاک کیا۔

افسانہ نگاری مشی پریم چند کی افسانہ نگاری میں بتدریج ارتقاء نظر آتا ہے۔ ان کے پہلے افسانوی مجموعے "سووزطن" سے لے کر آخری دور کے مجموعوں "واردات" اور "زادراہ" میں بڑا واضح فرق نظر آتا ہے اس لئے ان کی افسانہ نگاری کو ہم مختلف ادوار میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلے دور (1909ء سے 1920ء تک) کے افسانوں میں رومانوی تصورات نمایاں ہیں۔ دوسرے دور (1920ء سے 1932ء تک) میں معاشرتی برائیوں کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور اسی طرح سیاسی موضوعات بھی اس دور کی اہم خصوصیات ہیں۔ مشی پریم چند کے مختصر اردو آخوندی دور (1932ء سے 1936ء تک) میں ان کے ہاں فنی عظمت اور موضوعات کا تنوع نظر آتا ہے۔ اپنے آخوندی دور میں انہوں نے ناقابل فراموش انسانے لکھے۔

مختصر تعارف

ان کا اصل نام دھنپت رائے تھا لیکن ادبی دنیا میں فتحی پر یہم چند کے نام سے مشہور ہوئے۔ فتحی پر یہم چند ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ میرک کے بعد پرائمی ہسکول میں استاد ہو گئے۔ ان کی باقاعدہ ادبی زندگی کا آغاز 1901ء سے ہوا جب انہوں نے رسالہ ”زمانہ“ کے لئے مضمایں لکھے۔ اول اول مختصر افسانے لکھے اور پھر ناول۔ لیکن مختصر افسانہ نویسی کی طرح ناول نگاری میں بھی ان کے قلم نے چار چاند لگا دیے۔ فتحی پر یہم چند اردو و مختصر افسانہ کے خالق ہی نہیں بلکہ اردو افسانوں میں حقیقت نگاری کی ابتداء بھی ان ہی کے ہاتھوں ہوئی۔ فتحی پر یہم چند کے یہاں زندگی کا صحیح احساس موجود ہے۔ وہ سماجی حالات کا شعور رکھتے ہیں۔

مرکزی خیال

”بوڑھی کا کی“، فتحی پر یہم چند کے مختصر افسانوں میں سے ایک ہے۔ اس کا مرکزی خیال انسان کا لائق و حرص ہے کہ کیسے وہ بزرگوں کی کمائی اور جمع پونچی حاصل کرنے کے بعد ان کا خیال رکھنا چھوڑ دیتے ہیں اور یوں وہ بزرگ اپنی اولادوں کو سب کچھ دینے کے باوجود بھی بے بسی کی تصوری بنے رہتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کی اسی برائی اور الیہ کو فتحی پر یہم چند نے اس افسانے کا موضوع بنایا ہے۔

خلاصہ

”بوڑھی کا کی“ نہایت بوڑھی خاتون ہیں۔ ان کے ہاتھ، پیر، بینائی سب حسایت جواب دے چکی ہیں سوائے ذاتی کی حس کے۔ ایک کوٹھری میں زمین پر پڑی رہتی ہیں۔ جب کھانا نہ ملے یا کوئی بات مرضی کے خلاف ہو تو بلند آواز میں رو نے لگتی ہیں۔ ان کے شوہر اور سات جوان بچوں کا انتقال ہو چکا ہے۔ اب ایک بھتیجے کے سوا ان کا دنیا میں کوئی نہیں۔ ان کے بھتیجے بدھرام نے انہیں سبز باغ دکھا کر ساری جائداد اپنے نام لکھوائی جس کی سالانہ آمدی ہی کافی تھی۔ اب بوڑھی کا کی کو پیٹ بھر کھانے کو بھی نہیں ملتا۔ بدھرام نیک طبیعت انسان ہے مگر بے حد سخنوں بھی ہے۔ اس کی یہوی روپا طبیعت کی تیز ہے مگر خدا سے ڈرتی ہے۔ سارے گھر میں بدھرام کی چھوٹی لڑکی لاڈلی کا کی سے محبت کرتی ہے۔ ایک دن بدھرام کے بیٹے سکھ رام کا تملک تھا۔ گھر مہمانوں سے بھرا تھا۔ روپا مہمانوں کی آؤ بھگت میں مصروف تھی۔ اپنی اندھیری کوٹھری میں بوڑھی کا کی کو پوری یوں کی خوبصوراتی ہے۔ وہ ہاتھوں کے بل حسکتی ہوئی مشکل سے کڑا کے پاس پہنچتی ہے جہاں پوریاں تلی جا رہی تھیں۔ بوڑھی کا کی کوڑا کے پاس دیکھ کر روپا غصہ پر قابو نہیں رکھ پاتی اور کا کی کوڑا بھلا کہتی ہے اور واپس کوٹھری میں جانے کا کہتی ہے۔ بوڑھی کا کی خاموشی سے ریلنگی ہوئی واپس کوٹھری میں چلی جاتی ہے۔ لاڈلی جھنچھڑا رہی تھی کہ یہ سب کا کی کو پوریاں کیوں نہیں دیتے؟ وہ اپنے حصے کی پوریاں نہیں کھاتی بلکہ چھپا کر رکھ دیتی ہے۔ رات جب سب سور ہے تھے تو لاڈلی پوریاں لے کر بوڑھی کا کی کو دیتی ہے مگر بوڑھی کا کی کا پیٹ نہیں بھرتا۔ وہ پوریوں کے چھوٹے چھوٹے ریزے بھی کھا لیتی ہے اور لاڈلی سے کہتی ہے کہ اس جگہ لے جائے جہاں مہمانوں نے بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔ لاڈلی کا کی کو وہاں لے جاتی ہے۔ کا کی وہاں برتولوں اور زمین سے پوریوں کے نکڑے اٹھا اٹھا کر کھانے لگتی ہے۔ روپا کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ لاڈلی کوتلاش کرتی ہے اور کا کی کو نکڑے اٹھا کر کھاتے دیکھ لیتی ہے۔ اس کا لیکھ سن ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنی خود غرضی اور بے انصافی کا احساس ہوتا ہے کہ جس کا کی کی جائداد کی آمدی وہ کھار ہے ہیں، اس بے بس اور بے کس بوڑھی عورت کو پیٹ بھر کھانے کو بھی نہیں ملتا۔ وہ تھالی میں کھانے کی چیزیں سجا کر بوڑھی کا کی کے پاس جاتی ہے اور کا کی کو کھانے کا کہہ کر اپنی خطاؤں کی معافی مانگتی ہے۔ کا کی بھی اس کو دل سے دعائیں دیتی ہے۔

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سورنا	روشنی	تسلی، تسکین	بعد کا زمانہ
مطلق	باکل	بھیز، رش	دو رثائی

تصور	پیشہ خیال	خواتین، عورتیں	مستورات
کاٹھ کا برتن	کٹھوتی	بڑی کڑا، ہی	کڑا، ہی
پریشانی، خوف	سراسیمگی	پاؤں کے تلوے زمین پر کھکھلنا	اکڑوں
گانا گانے والا	بھاٹ	گرمی دور کرنے والی دوا	ٹھنڈائی
گڑھا	کندڑ	بجانے کے لئے پیتل کی کٹوریاں	ڈھول مجرما
بیدکی بی صندوقی	پتاری	محبت، الفت	اُنس
مرضی	فشا	بھوک	اشتها
پاگل، جس کی عقل کام نہ کرے	فاتر العقول	بڑے سے تھال	پتلوں
باورچی خانہ	بھنڈارے	وجہ	کارن
بڑی روح، خدا	پرماتما	ذکر بھرا، روہاںسا	رقت آمیز
		ڈانٹ ڈپٹ	گھر کیاں



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

کشیر الانتخابی سوالات

دینے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

- 1** نصاب میں شامل سبق "بوزھی کا کی" کے مصنف ہیں:
 (د) مولانا محمد حسین آزاد (ج) مشی پریم چند ✓ (ب) مولانا شبل نعیانی
2 مشی پریم چند نصاب میں شامل اس سبق کے مصنف ہیں:
 (ب) امید کی خوشی (الف) بوزھی کا کی ✓
 (د) شہید (ج) اصغری نے لاڑکیوں کا مکتب بٹھایا
3 نصاب میں شامل سبق "بوزھی کا کی" مأخوذه ہے:
 (الف) مرآۃ العروس (ب) پریم چند کے منتخب افسانے ✓ (ج) لوک کہانیاں
4 ان کا شمار اردو کے اولین افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے:
 (الف) مرزا فرحت اللہ بیگ (ب) مرزا ادیب
5 "پریم چند کے منتخب افسانے" سے ماخوذ یہ سبق نصابی کتاب میں شامل ہے:
 (الف) بوزھی کا کی ✓ (ب) قومی ہم درودی (ج) امید کی خوشی
6 بوزھی کا کی میں اس کے سوا کوئی حصہ باقی نہ تھی:
 (الف) دیکھنے (ب) ذائقہ ✓ (ج) سننا
7 سارے گھر میں اس کو بوزھی کا کی سے محبت تھی:
 (الف) سکھ رام (ب) بدھ رام
8 بوزھی کا کی کھانا چاہتی تھی:
 (الف) نکتیاں (ب) لذو (ج) پوریاں ✓

- 9** پریم بیتی، پریم چکنی، پریم چالیسی، سوز وطن، زادرہ، واردات اور چوگانِ ہستی ان کی تصانیف ہیں:
 (الف) مرزا ادیب (ب) مشی پریم چند ✓ (ج) ڈپٹی نذریاحمد بلوی (د) حکیم محمد سعید
10 "کچوریوں میں اجوائیں اور الالاچی کی مہک آ رہی ہو گی" یہ عبارت اس سبق سے لی گئی ہے:
 (الف) شہید (ب) امید کی خوشی
 (ج) اصغری نے لاڑکیوں کا مکتب بٹھایا (د) بوزھی کا کی ✓
11 "کئی سوتے ہوئے آدمیوں کی نسبت ایک جا گتا ہوا کتنا اس کے لئے زیادہ تقویت کا باعث ہوا" یہ فقرہ لیا گیا ہے:
 (الف) امید کی خوشی (ب) بوزھی کا کی ✓ (ج) اونہہ

نصابی کتاب کی مشق کے کشیر الانتخابی سوالات

- 12** بڑھا پاڑ و رثائی ہوا کرتا ہے:
 (الف) طفولت کا (ب) بچپن کا ✓ (ج) بلوغت کا
13 بڑھیا کے جوان بیٹھے مر گئے تھے:
 (الف) پانچ (ب) چھ (ج) سات ✓
14 بدھ رام آدمی تھے:
 (الف) چالاک (ب) مکار (ج) نیک ✓
15 روپا سورہ ہی تھی:
 (الف) آنگن میں (ب) کمرے میں (ج) کوٹھری میں
 (د) برآمدے میں (د) بے وقوف (د) آٹھ

بدھ رام کی چھوٹی لڑکی تھی:
 (الف) من چلی (ب) لاذی ✓ (ج) ضدی
 (د) چنپل

1

2

3

4

5

6

7

8

9

10

11

12

13

14

15

16

جملوں کی تشریع

بڑھا پا بچپن کا دور ثانی ہوا کرتا ہے۔

جملہ 1

حوالہ سبق: یہ فقرہ نصابی کتاب میں شامل سبق ”بڑھی کا کی“ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف مشی پریم چند ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے ”مختصر تعارف“ ملاحظہ کیجئے۔

تعریف: مشی پریم چند کا تحریر کردہ یہ جملہ ایک بہت بڑی آفی سچائی ہے۔ انسان کا بچپن اس کی زندگی کا خوبصورت دور ہوتا ہے۔ بچپن میں کردار کی چند خاصیتیں بچوں میں کثرت سے نظر آتی ہیں۔ بچوں کا یہی کردار اور خاصیتیں انہیں معصوم بناتی ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ جب انسان زیادہ بڑھا ہو جائے تو پھر نیچے جیسا ہو جاتا ہے۔ وہی بچوں جیسی ضد، بچوں کی طرح جلدی رونا اور خوش ہونا، جلدی ناراض ہونا اور مان جانا وغیرہ وغیرہ۔ شاید بڑھا پا بچپن کا دوسرا حصہ ہوتا ہے..... بچپن کا دوسرا دور۔ جیسے جیسے عمر ڈھلتی جاتی ہے انسان بچہ بنتا جاتا ہے۔



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

اگر انسان کسی بیماری یا معدودی کے سبب بستر پر پڑ جائے تو بالکل ایک نئے بچے کی طرح ہو جاتا ہے جس نے ابھی اٹھ کر بیٹھنا نہیں سیکھا۔ اس انسان کی ضرورتیں اور خواہشات بھی تقریباً ان بچوں جیسی ہو جاتی ہیں لہذا یہ کہنا کہ بڑھا پا بچپن کا درس اور ہے غلط نہیں ہو گا۔

طفلانہ شوٹی اور مسرت کی اس میں تک نہ تھی۔

جملہ 2

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کجھے۔

تشریح: اس فقرہ میں مشی پریم چند اپنے افسانے ”بوزھی کا کی“ کے ایک اور کردار لاؤالی کی تصور کشی کر رہے ہیں۔ لاؤالی ایک بچی ہے جس کو بوزھی کا کی سے پیار ہے۔ وہ ایک بھولی بھالی، سادہ اور سیدھی لڑکی ہے۔ بچوں میں جو کھنڈریاں ہوتا ہے، وہ اس میں مفقود ہے۔ بچوں جیسی بھی اس میں نہیں ہے۔ مشی پریم چند کا یہ جملہ ظاہر کرتا ہے کہ لاؤالی سمجھیدہ طبیعت کی ماں کے۔ شاید حمر والوں کا بوزھی کا کی کے ساتھ نارواں اسلوے نے اسے ایسا سمجھیدہ بنا دیا ہے۔ لاؤالی حساس دل کی ماں کی تھی ہے۔ وہ بچی ہے مگر اپنی عمر سے شاید بڑی لگتی ہے۔

کئی سوتے ہوئے آدمیوں کی نسبت ایک جا گتا ہوا کہا اس کے لئے زیادہ تقویت کا باعث ہوا۔

جملہ 3

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کجھے۔

تشریح: مشی پریم چند کا فقرہ کی رویوں اور احساسات کی نمائندگی کرتا ہے۔ بوزھی کا کی کو گھر میں تقریب ہونے کے باوجود کھانے کو پوریاں نہیں دی جاتیں تو لاؤالی جو بوزھی کا کی سے پیار کرتی ہے، رات کو سب کے سونے کے بعد اپنے حصے کی پوریاں بوزھی کا کی کو دینے جاتی ہے۔ اچاک ایک کتا اٹھ بیٹھتا ہے۔ تقریب والا گھر بے کتنی لوگ سور ہے تھے لیکن ایک کتا جاگ رہا تھا اور ایک بچی جورات کے اندر ہیرے میں ڈر رہی ہے۔ ایک زندہ اور جاگتے ہوئے کتے کو دیکھ کر اس کی ڈھارس بندھ جاتی ہے کہ کوئی تو اس کے ساتھ ہے جو جاگ رہا ہے۔ ایک بچی رات کے اندر ہیرے میں خوف سے جاگتے ہوئے کتے کو دیکھ کر بھی ہمت جٹالیتی ہے۔

جملہ 4 غریب بھوک کی ماری فاترِ عقل بڑھیا پتوں سے پوریوں کے ٹکڑے چن کر کھانے لگی۔

جملہ 4

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے جملہ 1 ملاحظہ کجھے۔

تشریح: مشی پریم چند اس افسانے میں ایک بوزھی اور معدود عورت کا حال بیان کرتے ہیں جس کا ایک بھتیجے کے سواد نیا میں کوئی نہیں ہے۔ معقول سالانہ آمدی دیتی ہوئی جائداد اس بھتیجے نے سبز باغ دکھا کر اپنے نام لکھوائی اور اب بوزھی کا کی پیٹ بھر کھانے کو تھا ج ہے۔ ایک دن گھر میں تقریب کے دوران اس بوزھی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور پوریاں اسے کھانے کی کوئی نہیں دی جاتیں۔ بوزھی کا کی اپنے بھتیجے کی لڑکی لاؤالی کی مدد سے اس جگہ آتی ہے جہاں مہماں نے کھانا کھایا تھا اور وہاں وہ برتوں سے پوریوں کے بچے ہوئے ٹکڑے چن چن کر کھانے لگتی ہے۔ یہ فقرہ مجبوراً اور بے کس معدود بوزھی عورت کی بے بسی کی عکاسی کر رہا ہے جس کے دراثاء اس کا خیال نہیں رکھتے۔ نہ جانے ہمارے آج کے معاشرے میں کتنی بوزھی کا کی جیسے کردار ہوں گے جنہیں پیٹ بھر کھانے کوئی ملتا ہو گا۔

نشرپاروں کی تشریح

نشرپارہ 1 اسی بھتیجے کے نام انہوں نے ساری جائداد لکھ دی تھی..... لیکن اس وقت تک کہ ان کی جیب پر کوئی آنج نہ آئے۔

حوالہ سبق: یہ فن پارہ نصاب میں شامل سبق ”بوزھی کا کی“ سے لیا گیا ہے جس کے مصنف مشی پریم چند ہیں۔

حوالہ مصنف: حوالہ مصنف کے لئے مرکزی خیال سے پہلے ”مخصر تعارف“ ملاحظہ کجھے۔

تشریح: مشی پریم چند اس فن پارے میں بوزھی کا کی سے متعلق بیان کرتے ہیں کہ شوہرا اور سات جوان بیٹوں کے انتقال کے بعد اب ان کا دنیا میں ایک بھتیجہ رہ گیا تھا اور اسی بھتیجے کے نام انہوں نے اپنی ساری جائداد لکھ دی تھی جس کی سالانہ ایک معقول آمدی آتی تھی۔ جائداد لکھواتے وقت ان صاحب نے بوزھی کا کی سے لمبے چوڑے و عددہ کئے، سبز باغ دکھائے۔ جائداد نام ہونے کے بعد وہی ہوا جو ہوتا چلا آیا ہے۔ بوزھی کا کی کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کو پیٹ بھر کر کھانے کو بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ ان کا بھتیجہ بددھرام بُر انسان تو نہیں تھا

لیکن انتہائی درجہ کا کنجوس تھا۔ وہ اس وقت تک نیک تھا جب تک اس کی جیب سے روپے پیسے خرچ نہ ہوں۔ فتحی پر یہم چند اس فن پارے میں اپنے دور کی سماجی زندگی کی عکاسی کر رہے ہیں مگر ہم آج اپنے اردو گرد نظر دوز ائم تو ہمیں بوز حمی کا کی اور بدھ رام جیسے کئی کردار میں گے۔ بوز ہے ماں باپ سے جائداد لکھوا کر ان کے ساتھ نہ اسلوک کرنا ہمارے معاشرے کا بھی الیہ ہے۔ یوں لگتا ہے فتحی پر یہم چند آج کے دور کی بات کر رہے ہیں۔

نثر پارہ 2 بدھ رام کو بھی کبھی اپنی بے انصافی کا احساس ہوتا لیکن مزید خرچ کا خوف ان کی نیکی کو دہائے رکھتا تھا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نثر پارہ 1 ملاحظہ کریجئے۔

تفریغ: بوز حمی کا کی سے جائداد لکھوا لینے کے بعد ان کے بھتیجے بدھ رام اور اس کے گھروالوں کا روپی بوز حمی کا کی کے ساتھ بے انصافی اور ظلم پر منی ہو گیا تھا۔ وہ ایک اندھیری کھنزی میں بندھتی ہے۔ چلنے پھرنے اور نظر سے معدود تھی۔ اسے پیٹ بھر کھانے کو بھی نہیں دیا جاتا تھا۔ بدھ رام کو بھی کبھی بوز حمی کا کی سے اپنی بے انصافی کا احساس ہوتا تھا۔ وہ سوچتا کہ بوز حمی کا کی کی جائداد لکھوا کر اسی کی آمدی سے ہی تو وہ اس وقت ایک متول بنایا ہے، روپے پیسے کی آسے کی نہیں ہے۔ وہ بوز حمی کا کی کے ساتھ بے انصافی کا ازالہ زبانی تسلی و شفی سے کرنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اگر زبانی جمع خرق سے کام چل جاتا ہے تو بہتر ہے لیکن وہ جیب سے روپے پیسے خرق نہیں کرنا چاہتا تھا۔ یہاں اس کی کنجوس طبیعت اُس پر غالب آ جاتی تھی۔ وہ بیکار اور معدود بوز حمی کا کی جس کی جائداد کی بد دلت وہ امیر انسان بناتا ہے، ایک پیسہ بھی خرق نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کی نیکی زبانی اخلاقی سے زیادہ کچھ نہیں تھی۔

نثر پارہ 3 خوب لال لال پھولی پھولی نرم نرم ہوں گی کڑاہ سے گرما گرم نکل کر کھوتی میں رکھی جاتی ہوں گی۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نثر پارہ 1 ملاحظہ کریجئے۔

تفریغ: اس فن پارہ میں فتحی پر یہم چند معدود بوز حمی کا کی کی دلی کیفیت کو نبایت بہترین انداز میں پیش کر رہے ہیں۔ بوز حمی کا کی کو پیٹ بھر کھانے کو بھی نہیں دیا جاتا۔ ایک دن اس کے بھتیجے بدھ رام کے بیٹے کے تلک کا جشن تھا۔ گھر مہمانوں سے بھرا تھا۔ مہمانوں کے لئے پوریاں تیار کی جا رہی تھیں۔ ان کی خوشبو سے بوز حمی کا کی اپنی اندھیری کھنزی میں بیٹھی ہے جیسیں بوجاتی ہے۔ وہ تصور کرتی ہے کہ پوریاں نرم اور گرم ہوں گی۔ ان میں سے اجوانن اور الائچی کی مہک آ رہی ہو گی۔ بے بس اور بھوکی بوز حمی کا کی سوچتی ہے کہ کیوں نہ وہ ایک پوری کوہا تھی میں لے کر اس کی نرمی اور گرمی محسوس کرے۔ وہ ارادہ کرتی ہے کہ جا کر کڑاہ کے سامنے ہی بیٹھ جاؤ۔ جہاں پوریاں بن رہی ہیں۔ پوریاں کڑاہ میں پڑے تسلی میں تیر رہی ہوں گی اور اس میں سے چھن چھن کی آوازیں آ رہی ہوں گی، پھر ان پوریوں کو کڑاہ سے نکال کر کھوتی (ایک برتن) میں رکھا جا رہا ہو گا۔

نثر پارہ 4 ایسے پیٹ میں آگ لگے جب گھر کے لوگ لگیں گے تو تمہیں بھی ملے گا۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نثر پارہ 1 ملاحظہ کریجئے۔

تفریغ: یہن پارہ فتحی پر یہم چند کاشاہکار ہے۔ اس میں وہ اس زمانے کی زبان استعمال کر رہے ہیں۔ یہ نظرے وہ روپا کی زبان سے ادا کروار ہے ہیں جب وہ بوز حمی کا کی کو پوریوں کے کڑاہ کے قریب بیٹھے دیکھتی ہے۔ وہ بھوکی اور بے بس بوز حمی کا کی کو ان الفاظ میں بُرا بھلا کہتی ہے۔ وہ بوز حمی کا کی سے کہتی ہے کہ تیرے پیٹ میں آگ لگے، ہر وقت کھاتی رہتی ہے۔ تیرا پیٹ آگ کا گڑھا ہے۔ تو کھنزی میں کیوں نہ بیٹھی؟ کیا وہاں تیرا سانس بند ہو رہا تھا؟ ابھی مہمانوں نے کھانا نہیں کھایا اور تو پوریاں کھانے چلی آئی۔ تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ ہمیں ٹھنگ کرنے ہماری چھاتی پر سوار ہو گئی۔ اگر کوئی دیکھ لے گا تو یہی کہے گا کہ ہم لوگ بوز حمی عورت کو کھانے کو نہیں دیتے تبھی یہ بھوکی بوكھلائی پھرتی ہے۔ تو ہمیں ذلیل کروادے گی، ہماری ناک کٹ جائے گی۔ اتنا تو کھاتی ہے سارا کہاں چلا جاتا ہے؟ خیریت اسی میں ہے کہ چپ چاپ کوہنڑی میں چلی جا، جب گھروالوں کو ملے گا تو تجھے بھی مل جائے گا۔

نثر پارہ 5 روپا کو اپنی خود غرضی اور بے انصافی آج تک کبھی اتنی صفائی سے نظر نہ آئی تھی محض اس لئے ناکہ وہ بڑھیا ہے، بے کس ہے، بے زبان ہے۔

حوالہ سبق اور حوالہ مصنف کے لئے نثر پارہ 1 ملاحظہ کریجئے۔

تفریغ: فتحی پر یہم چند سماجی روپیوں کا گہر اشعر اور ادراک رکھتے ہیں اور اپنے افسانے ”بوز حمی کا کی“ میں بھی انہی سماجی روپیوں کی عکاسی کر رہے ہیں۔ بوز حمی کا کی ایک بھر خاتون ہے جو معدود رہے۔ چل پھر نہیں سکتی، دیکھ نہیں سکتی۔ اسے اپنی ساری جائداد اپنوں کو دے کر بھی پیٹ بھر کھانا نہیں ملتا۔ اپنے بھتیجے کے بیٹے کے تلک کے دن بھی اسے پیٹ بھر کھانے کو نہ ملتا تو وہ زمین اور برتوں سے پوریوں کے نکڑے اٹھا کر کھانے لگی جسے دیکھ کر اس کے بھتیجے کی بیوی بہت متاثر ہوئی اور اسے اپنی خود غرضی، ظلم اور نا انصافی کا احساس ہو گیا۔

روپا نے سوچا کہ میں کتنی بے رحم ہوں۔ بوڑھی کا کی کے ساتھ ہم لوگوں نے کیا سلوک کیا ہوا ہے۔ اسی کی جائیداد کی بدولت ہمیں سال میں معقول آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ ہم نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ وہ آج بچے ہوئے مکڑے کھارہی ہے۔ یہ تو مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا۔ روپا مزید سوچتی ہے کہ آج میرے بیٹے کا تملک کا جشن تھا، کئی لوگوں نے کھانا کھایا، میں بھاگ دوڑ کر کے انتظامات کر رہی تھی جیسا وہ چاہتے، جو وہ مانگتے میں کر رہی تھی کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کس لئے؟ صرف اپنے نام کے لئے، گاؤں میں اپنی ناک اوپنجی کرنے کے لئے میں نے پیسہ پانی طرح بھا دیا لیکن جس عورت کی بدولت ہم ہزاروں روپے کما اور کھارہ ہے ہیں، ہم نے اس تقریب کے دین بھی اُسے پیٹ بھر کھانا نہ دیا۔ صرف اس لئے کہ وہ مجبور ہے، بوڑھی ہے، بے بس ہے، بے زبان ہے، جس کا کوئی مددگار نہیں۔



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

نصابی کتاب کے مشقی سوالات

سوال 1 درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے:

(الف) بوزھی کا کی نے اپنی ساری جائیداد بدھرام کے نام کیوں لکھ دی تھی؟

جواب بوزھی کا کی کا شوہر اور سات پچے انتقال کر چکے تھے۔ سوئے اس کے بھتیجے بدھرام کے اس کا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ بوزھی کا کی بہت ضعیف اور معدود رہی۔ اس کے علاوہ بدھرام نے بوزھی کا کی سے لبے چوڑے وحدے بھی کئے اور بزرگ باغ بھی دکھائے۔ بوزھی کا کی اس کی باتوں میں آگئی اور جائیداد بدھرام کے نام لکھ دی۔

(ب) بدھرام نے جائیداد حاصل کرنے بعد بوزھی کا کی سے کیا سلوک کیا؟

جواب بدھرام نے جائیداد حاصل کرنے کے بعد بوزھی کا کی سے بہت بُرا سلوک کیا۔ بوزھی کا کی کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اسے ایک اندھیری کوٹھڑی میں رہنے پر مجبور کیا اور پیٹ بھر کھانے کو سمجھی نہیں دیا جاتا تھا۔ وہ فطرت نانیک تھا لیکن اس کی نیکی پر کنجوں غالب آ جاتی تھی۔ وہ بوزھی کا کی پر کچھ خرچ نہیں کرتا تھا۔

(ج) بدھرام کے گھر کس بات کا جشن منایا جا رہا تھا؟

جواب بدھرام کے گھر اس کے بیٹے سکھرام کے تملک کا جشن منایا جا رہا تھا۔

(د) بوزھی کا کی بھوک سے بے تاب ہو کر جب کڑاہ کے پاس پہنچی تو روپا نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب بوزھی کا کی بھوک سے بے تاب ہو کر جب کڑاہ کے پاس پہنچی تو روپا نے اُنہیں ملامت کی اور سخت الفاظ میں نیڑا بھلا کہا۔ اس نے کہا کہ وہ بہت زیادہ کھاتی ہے، اس کا پیٹ آگ کا گز رہا ہے، وہ گماؤں میں ان کی ناک کٹوانا چاہتی ہے۔ روپا نے بوزھی کا کی کو جسمکی سمجھی دی کہ اُنہوں نے چرخ رہا ہے، ہوتا اپس اپنی کوٹھڑی میں چلی جاؤ۔

(ه) لاڈی نے اپنی گڑیوں کی پیاری میں پوریاں کیوں چھپائی تھیں؟

جواب لاڈی نے اپنے حصے کی پوریاں نہیں کھائیں اور انہیں گڑیوں کی پیاری میں چھپا دیا کیونکہ وہ یہ پوریاں بوزھی کا کی کو دینا چاہتی تھی۔ اس کو خوف تھا کہ اس کی ماں روپا اُسے ایسا کرنے سے منع کرے گی اس لئے لاڈی نے وہ پوریاں گڑیوں کی پیاری میں چھپا دیں۔

(و) پوریوں کے نکڑے چن چمن کر کھاتے دیکھ کر روپا کا کیا حال ہوا؟

جواب بوزھی کا کی کو پوریوں کے نکڑے چن چمن کر کھاتے دیکھ کر روپا کا دل پتیج گیا۔ اسے اپنا ظلم اور بے انصافی کا احساس ہو گیا۔ اسے احساس ہو گیا کہ جس بوزھی عورت کی جائیداد تھیا کروہ عزت دار بنے ہیں، اس عورت کے ساتھ وہ ظلم و نا انصافی کر رہے ہیں۔

(ز) روپا نے بوزھی کا کی کو کھانے کا تھال دے کر کیا کہا؟

جواب روپا نے بوزھی کا کی کو کھانے کا تھال دے کر کہا: ”کا کی! اٹھو کھانا کھالو۔ مجھ سے آج بڑی بھول ہوئی۔ اس کا بُرانہ ماننا، پر ماتما سے دعا کرو کہ وہ میری ساری خطائیں معاف کر دے۔“

اس افسانے کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھئے۔

سوال 2

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "خلاصہ" ملاحظہ کریں۔

جواب

اس افسانے کی فکری اور فنی خوبیاں بیان کریں۔

سوال 3

(1) "بوزہی کا کی" فہشی پر یہم چند کا مختصر افسانہ ہے۔ اس میں مختصر افسانہ کی ساری خوبیاں موجود ہیں۔ اس میں زندگی کے ایک اہم پہلو کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

(2) مختصر افسانہ "بوزہی کا کی" کا ایک ایک لفظ فہشی پر یہم چند کی حقیقت نگاری کا ترجمان ہے۔ یہ مختصر افسانہ حقیقت کے بہت قریب ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے ہی ڈاڑھارے ہی گرد و پیش کا قصہ ہے۔

(3) اس افسانے میں ایک بہت بڑے عوایی مسئلے کی عکاسی کی گئی ہے۔

(4) انسانی رو یوں پہشی پر یہم چند کی گہری نظر ہمی جو اس افسانے کے ایک ایک لفظ سے جملکتی ہے۔

(5) روزمرہ زبان اور اس کے مخادروں کا استعمال ہمیں مقامی اور حقیقی ما حول کے قریب رکھتا ہے۔ ایسا نہیں لگتا کہ ہم کہانی پڑھ رہے ہیں بلکہ یوں لگتا ہے کہ ہم اس ما حول کا حصہ ہیں۔

(6) افسانے میں معاشرے کی اصلاح کا مقصد نظر آتا ہے۔

(7) کردار نگاری مختصر مگر بہت جامع الفاظ میں کی گئی ہے۔

درج ذیل الفاظ اور محاورات اپنے جملوں میں استعمال کریں:

سوال 4

الفاظ	جملے
حِمْ غَيْرِ	گلی کے نکوڑ پر جمِ غیر دیکھ کر میں پریشان ہو گیا۔
اشْتَهِيَا	مجھے کھانے کی اشتہانیں ہیں۔
نَاكُثُواًنا	ارشد کے والد نے کہا کہ تم میشرک میں فیل ہو کر میری ناک مت کٹوادینا۔
بِجَنْدُوازْ	بِجَنْدُوازْ میں جاؤ اور میرے لئے کچھ کھانے کو لاؤ۔
نَامِ بِچَنَا	چوری چکاری کر کے کیا تم اپنے خاندان کا نام بیچنا چاہتے ہو؟
بِزْ بَاغِ دَكْهَانَا	فراد لوگ بزر باغ دکھا کر لوگوں سے پیسہ بٹور لیتے ہیں۔

درج ذیل میں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

سوال 5

جواب کے لئے "کشہ الانتحابی سوالات" ملاحظہ کریں۔

جواب

آپ اس سبق میں سے مرکب ناقص اور مرکب تمام کی تین تین مثالیں ملاش کر کے لکھئے۔

سوال 6

مرکب ناقص	مرکب تمام	جواب
دو ریثانی (1)	بوزہی کا کی میں ذاتے کے سوا کوئی حس باقی نہ تھی (1)	
بِشَمِ خیال (2)	ان کے شوہر کو مرے ہوئے ایک زمانہ گز رگیا (2)	
لذت آیز خوشبو (3)	رات کا وقت تھا (3)	

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودی مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں
پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

www.USMANWEB.COM

www.USMANWEB.COM